سوال

میں نے بیوی کو طلاق دی اور میری نیت میں ایک طلاق تھی، اور جب میں نے طلاق کے کاغذات حاصل کیے تو انکشاف ہوا کہ انہوں نے لکھا تھا کہ یہ تیسری طلاق ہے، حالانکہ میں نے اس سے قبل طلاق نہیں دی، اس سلسلہ میں دین کا حکم کیا ہے ؟ اور میں کیا کروں، کیا یہ ممکن ہے کہ میں نکاح رجسٹرار کی شکایت کروں، کیونکہ یہ اس کی غلطی ہے، اس لیے کہ ممکن ہے میں اپنی بیوی سے رجوع کر لوں، لیکن ان کاغذات کے مطابق تو میں اس سے رجوع نہیں کر سکتا، کیونکہ کاغذات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ طلاق رجعی نہیں، اللہ شاہد ہے کہ یہ پہلی طلاق تھی، برائے مہربانی اس کے بارہ میں معلوما فراہم کریں

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جب آپ نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی کہ آپ نے یہ کہا : تجھے طلاق، یا تم طلاق شدہ ہو، یا میں نے تجھے طلاق دی، یا میری بیوی کو طلاق، تو یہ ایک طلاق ہے، اور آپ عدت کے اندر اندر اس سے رجوع کر سکتے ہیں

آپ کو چاہیے کہ آپ نکاح رجسٹرار اور شرعی عدالت سے رابطہ کریں تا کہ تین طلاق لکھنے کا سبب معلوم کیا جاسکے اور اس غلطی کو صحیح کیا جائے؛ کیونکہ تین طلاق کے کاغذات کی موجودگی میں آپ کا اپنی بیوی کے ساتھ رہنا صحیح نہیں کیونکہ اس پر بہت سی خرابیاں مرتب ہوتی ہیں، جو بعد میں اولاد کے نسب اور وراثت وغیرہ میں مشکل درپش ہونگی

کیونکہ طلاق کے اس اسٹام کی بنا پر آپ اس عورت کے لیے اجنبی قرار پائیں گے، آپ کے لیے اس کے ساتھ رہنا حلال نہیں ہوگا، اور اسے حق حاصل ہے کہ وہ کسی اور مرد سے شادی کر لے اور وہ آپ کی وارث نہیں بن سکے گی اور آپ اس کے وارث نہیں بن سکیں گے، کیونکہ ظاہری طور پر آپ کے درمیان ازدواجی تعلق ختم ہو چکا ہے

اور رہا مسئلہ نکاح رجسٹرار کا اسے غیر رجعی طلاق لکھنا تو یہ صحیح ہو سکتا ہے، جب آپ نے اپنی بیوی کو مقابل اور عوض میں طلاق دی ہو، مثلا بیوی نے آپ کو مال دے کر طلاق لی ہو، یا پھر مہر موئخر سے دستبردار ہوئی ہو

تو یہ خلع ہوگا اس میں رجوع نہیں ہوتا، لیکن آپ اس کے ساتھ نیا نکاح کر سکتے ہیں

اس لیے نکاح رجسٹرار سے رابطہ کرنا ضروری ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

128827